رَبِّ زِدْنِی عِلْماً

غزل بحرِ طویل

مُرتّب

زدّار قاضی علی اکبر درازی

بار اوّل ـــ جون ۱۹۶۶ء ـــ جلد پانچ سو

بار دوم ـــ اپریل ۱۹۷۷ء ـــ جلد ڈھائی سو

ھدیہ :- ۲ روپیہ ۰۰

تصنیف :- سرتاج الشعراء شاہنشاہِ عشق حضرت تجلّی سرمست رح

پیش لفظ

سرتاج الشعراء، شاہنشاہِ عشق، منصورِ آخر الزماں، شاعرِ ہفت زبان حضرت سچل سرمست کی فارسی تصنیفات میں سے دیوانِ آشکار، مثنوی عشق نامہ، مثنوی درد نامہ، مثنوی گداز نامہ، مثنوی تار نامہ، مثنوی رہبر نامہ، مثنوی وحدت نامہ اور مثنوی وصلت نامہ پہلے ہی اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ زیرِ نظر غزل بحرِ طویل اسی سلسلے کی نویں کتاب ہے۔

فارسی زبان میں اس قدر منظوم تصنیفات خود فارسی شعراء کی بھی نہیں ہے۔ دنیا بھر میں سچل سرمست جیسا ایک شاعر بھی نظر نہیں آتا جس نے سات زبانوں میں لولاکھ سے زیادہ اشعار کہے ہوں۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں جزوی طور پر شعر کہنا کسی خاص اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ قابلِ قدر وہ شاعر ہے جسے غیر زبان پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔ سچل سرمست نے دیگر شعراء کی طرح اپنے کلام کو صرف کافی اور ابیات تک محدود نہیں رکھا۔ ان کا کلام کافی، ابیات، سی حرفی، مرثیہ، مولود، مرغ نامہ، قتل نامہ، جھولنا، گھڑولی، رباعی، فرد، مخمس، مسدس اور مستزاد وغیرہ۔ غرض کہ مختلف اور متعدد اصنافِ سخن پر مشتمل ہے جس سے شاعری میں ان کے کامل الفن ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور ایسے شاعر ہی کو سرتاج الشعراء کہا جا سکتا ہے۔

اس فخرِ سندھ، قادر الکلام شاعر نے اپنے کلام میں بار بار فرمایا ہے کہ میرا کلام خواص کے پڑھنے کے قابل ہے، عوام کی اس کے مطالب و معانی تک رسائی نہیں ہو سکتی اور یہ حقیقت ہے کہ سچل سرمست کا کلام پڑھنا اور اسے سمجھنا ملاؤں، طالب العلموں اور بچگانہ ذہنیت رکھنے والوں کا کام نہیں ہے۔ یہ ایک مردِ حق آگاہ کا کلام ہے جسے صرف رندِ مشرب اور اہلِ دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

آپ نے اپنے کلام میں خود ہی فرمایا ہے۔

این سخن عشق است نئے از شاعریت

کے خساں دانند این اشعار ہا (آشکار)

یعنی یہ عشقیہ کلام ہے محض شاعری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کلام کو کم فہم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔

ایک اور مقام پر فرمایا ہے۔

این حقیقت ترا اثر نکند

چونکہ ہستی تو ساکن بیشی

یعنی یہ حقیقت تجھ پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ تو جنگلی آدمی ہے۔

این سخن کئی شعر باشد ای پسر

این ہمہ ذکر است آیات و خبر

(آشکار)

یعنی میرے بیٹے! میری باتوں کا شاعری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تمام باتیں ذکرِ خدا، اللہ کی آیتیں اور رسول اللہ کی حدیثیں ہیں۔

روہڑی

اپریل ۱۹۷۷ء

الفقیر

قاضی علی اکبر درازی

بادشاہی رعایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ ای دلا در بارگاهِ مصطفی هوشیار باش — گر تو عاشق صادقی از غیر او بیزار باش

۲۔ از ابوبکر و عمر عثمان نداری احولی — گوش کش حلقه غلامی چهار کرار باش

۳۔ خاکپائی از سگانش سرمه کن در چشم خود — بایقین صدق غلام آن صاحب اسرار باش

۴۔ این چهاران یک بدانی خسر دو داماد دو — از شه نور الهدا باشند در اقرار باش

۵۔ شه عمر داماد می باشد ز شه مرتضی — ام کلثوم است از زوجه اش سگ همان دلدار باش

۶۔ سال دو نسبتِ علی با شه عمر همخانه بود — در خود آن چون شیر و شکر حمد گو صد بار باش

۷۔ زان تولد شد پسر زید و رقیه دخترش — در اہل بیت است داخل زان تو خوش گفتار باش

۸۔ خیر الامت هر چهاران در حدیث آید بیان — کن تو باور بر آمد شو قدری افتخار باش

۹۔ خیر الامت بوبکر شاه عمر عثمان علی — هر که دشمن این شهان فوراً از و خونخوار باش

۱۰۔ خیر الامت بوبکر هم فاروق فرمان علی — پس چرا ای رافضی بی خبر در اخبار باش

۱۱۔ ای سوا فضل قبه عرب در خبر کرده هم خدا — در قرآن تعریف شان چون مهاجر انصار باش

۱۲۔ صادق بالاقوال شد [illegible] — گو تو [illegible] هم آن [illegible] باش

آپ نے اپنے کلام میں تخلص نہیں فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ اے دل! حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضورِ اقدس میں باادب ہو جا۔ اگر تو عاشقِ صادق ہے تو اس کے غیر سے بیزاری اختیار کر۔

۲۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی سے بدنیت نہ ہو۔ انکی اور حیدرِ کرار کی غلامی اختیار کر۔

۳۔ ان چاروں خلفاء کے دروازہ کے کتے کی خاکِ پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا اور صدقِ دل کے ساتھ ان کا غلام ہو جا۔

۴۔ ان چاروں کو ایک ہی سمجھ۔ ان میں سے دو حضور رسول اکرام کے خسر ہیں اور دو داماد، ذوالنورین، ہدیٰ کے شاہ (یعنی رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں سے ہیں۔ ان سب کا احترام کر۔

۵۔ عمر فاروق، علی مرتضیٰ کے داماد ہیں۔ علی مرتضیٰ کی صاحبزادی ام کلثوم عمرِ فاروق کی رفیقۂ حیات ہیں۔ اس دلدار کا کتا بن۔

۶۔ علی مرتضیٰ کی صاحبزادی عمر فاروق کے گھر میں ان کی اہلیہ کی حیثیت سے دس برس تک رہیں الحمد شکر ہے کہ دونوں آپس میں ہمیشہ شیر و شکر رہے۔

۷۔ ام کلثوم سے عمر فاروق کے دو بچے پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا زید اور دوسری لڑکی رقیہ، اور اس رشتہ کی بناء پر عمر فاروق کا شمار اہلِ بیت میں ہونا چاہیئے۔

۸۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ چاروں خلفاء امتِ محمدی میں سب سے بہتر ہیں۔ تو اس بات پر یقین کر اور اس پر ناراض ہونے کی بجائے خوش ہو جا۔

۹۔ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی خیر الامت ہیں جو ان کا دشمن ہو، تو بھی اس کا دشمن بن جا۔

۱۰۔ حضرت علی کا فرمان ہے کہ ابوبکر اور عمر خیر الامت ہیں پھر اے رافضی، تو نے حضرت علی کے اس قول کو کیوں بھلا دیا ہے۔

۱۱۔ اے رافضیو! حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں بھی انکی تعریف کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی مہاجرین و انصار کی طرح ان کی تعریف کی ہے۔

۱۳۔ صدق دل چون چار داری مال و جسم و جان و دل — کردن آن ایثار از حضرت چو یار غار باش

۱۴۔ صادق اند هر چهار یاران که نه تعصب در آن — هم بگیر چون شکر تا ابد گلزار باش

۱۵۔ هر چهار ان صادق و شهدا و رحماء بینهم — یار غار و عادل و حلم و علم و دیندار باش

۱۶۔ چار قبله چار مذهب هم طریقه چار یار — چار طبع و هم طریقت چار خوش قرآنی چار باش

۱۷۔ گفت حضرت رب اکرم سه یار عرض از علی — بعد آیا فرمود حق صدیق دان مختار باش

۱۸۔ حسب ارشاد نبی خلفا شدند آن درجه وار — ورنه سبقت کی کند از شاه هر دو بهار باش

۱۹۔ تقیه او هرگز نه کرده شیر یزدان اینچه خوف — کی بباید پیش او رافض باین اعتبار باش

۲۰۔ صبر او تقیه نبوده بل بسود هر سه بود — حکم حق احمد چنین بود نه تقیه دار باش

۲۱۔ رفت تنها بر حزب او که بودند از و امیر المعاویه — بس تعجب زین آن لرزد دل افضا خونبار باش

۲۲۔ حضرت شاه کرب تقیه نکرده ای لعین — لشکرش هفتاد و دو زان یکه هزار شمار باش

۲۳۔ گر عداوت هر سه خلفا را بوده با علی — بر خلافت سیر خود دید اشتقم هوشیار باش

۲۴۔ خود علی گفته که پیش از ثلث این حق ما نبود — ورنه کی بی ساز د خیر تابع امر چار باش

۲۵۔ میوه پنجتن برگ گل ثمر سبزه هر چار یار — دائما در زیر سایه دین آن اشجار باش

۲۶۔ شاه با امراء و لشکر فی معاد او بسی [illegible] — [illegible]

۱۳۔ تو بھی ان چاروں کی طرح اپنے دل میں خلوص اور صداقت پیدا کر، ابوبکر نے اپنا مال جسم جان اور دل حضور رسول اکرام پر قربان کیا اور ان کا یار غار بنا۔

۱۴۔ یہ چاروں یار خلوص اور صداقت کے پیکر تھے۔ ان میں کینہ اور تعصب نہیں تھا اور ہمیشہ آپس میں شیر و شکر بن کر رہے۔

۱۵۔ یہ چاروں خلفاء مخالفین اسلام پر سخت گیر اور آپس میں مشفق و مہربان تھے اور ترتیب وار ان کی تعریف یوں کی گئی ہے (۱) یار غار (۲) عادل (۳) حلیم اور (۴) صاحب العلم و دیندار۔

۱۶۔ جسطرح چار یار ہیں اسیطرح اطراف (مشرق، مغرب، جنوب، شمال)، مذاہب (حنفی، مالکی، حنبلی، شافعی) طریقے (قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی اور عناصر (پانی، ہوا، آگ، مٹی) بھی چار چار ہیں لہذا تو ان چاروں خلفاء کے ساتھ محبت کر۔

۱۷۔ حضور رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ میں نے علی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں تین بار عرض کی لیکن اللہ تعالیٰ نے انکار کیا اور فرمایا کہ ابوبکر صدیق کو اپنا مختار بنا لو۔

۱۸۔ چاروں خلفاء حضور رسول اکرم کے ارشاد کے مطابق درجہ بدرجہ مسند خلافت پر بیٹھے۔ اگر حضور کا ارشاد نہ ہوتا تو کس میں مجال تھی کہ حضرت علی پر سبقت لے جاتا۔

۱۹۔ حضرت علی نے تقیہ نہیں کیا تھا وہ شیر خدا تھے اور شیر خدا کو کس کا ڈر ہو سکتا ہے اور کون اس کے سامنے آسکتا ہے۔ اے رافضی! تو اس بات پر یقین کر۔

۲۰۔ حضرت علی کی خاموشی تقیہ کی بنا پر نہیں تھی بلکہ ان کے تینوں پیشروؤں کی حمایت اور موافقت کیلئے تھی۔ اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم تو تقیہ کے خلاف ہے۔ ایسی صورت میں حضرت علی تقیہ کیسے کر سکتے تھے۔

۲۱۔ حضرت علی جب امیر معاویہ اور اسکے بے پناہ لشکر کے مقابلہ پر تن تنہا گئے تھے تو پھر ان تین خلفاء سے کیسے ڈرتے یہ تعجب کی بات ہے۔ اے رافضی! تجھے اپنی اس خام خیالی پر افسوس کرنا چاہیئے۔

۲۲۔ شہنشاہ کربلا سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی تقیہ نہیں کیا تھا حالانکہ ان کے ساتھ صرف ۷۲ افراد تھے اور دشمن کا لشکر بے شمار تھا۔

۲۳۔ اگر تینوں خلفاء کو حضرت علی کے ساتھ عداوت ہوتی تو وہ اپنے بیٹوں کو خلیفہ کیوں نہ بناتے۔

۲۴۔ حضرت علی نے خود فرمایا ہے کہ تینوں خلفاء سے پہلے خلافت پر ہمارا حق نہیں تھا۔ اے رافضی یہ امر الٰہی ہے تجھے اس کو تسلیم کرنا چاہیئے۔

۲۵۔ پنجتن ایک پھل کے مثل ہیں اور چار یار ایک پھول کی سرسبز پنکھڑیوں کے مثل۔ پس تجھے دین محمدی کے اس میوہ دار درخت کے سایہ میں رہنا چاہیئے۔

۲۶۔ ایک بادشاہ کی شان اسکے مصاحبین اور لشکر سے ہے۔ محمد بادشاہ ہیں، چاروں خلفاء ان کے وزیر اور تو اس بادشاہ کی رعایا ہے۔

۲۷. ز آیت الا الموده نص بغیظ است بس | در شما هیرای خوارج رافضی فی النار باش

۲۸. ز چهار و پنج آن میشود هر مشکلات | از شه جیلان بر دارند پیزار باش

۲۹. صدق عدل و هم حیا و علم این فرزان را | تا شود حاصل حضور تبند چون این خار باش

۳۰. در نبی پیان شوی بی شبه ورد و زرخ روی | هم دو بدبسوالم وی سگ آن سگان بیمار باش

۳۱. آن صدیق و هر سه شهدا اقرب سه الحسین | از غم آن عترت شهیدان سال هم بیمار باش

۳۲. بوبکر عمر و غنی زیاده کنند دین را | پیش زان رو در لحد پس دین کم آزار باش

۳۳. از ابوبکر و عمر عثمان ترقی دین شد | پس فساد و فتنه واقف از سخن بیدار باش

۳۴. بعد خلفا ثلث دین کم شود پیش آن بمیر | از غلاف تیغ جنگ آید بدر بیدار باش

۳۵. قول حضرت هر که گوید سب بر اصحاب را | فی شفاعت از کنم دائم با استغفار باش

۳۶. سب صحابی مرا شد سب یا سب حق بود | آن نه از ما پنج و حق لرزند لیل نهار باش

۳۷. هر که سب یار هم و اهلم هم بر اولادم کند | لعنت الله بر زبان زان دیگر در دو یار باش

۳۸. ای روافض بر تو باشد لعن از تبره صحاب | زین شکایت بر زبان کو بنده مسمار باش

۳۹. بر چهار ان نسبة دارند باشه پنجتن | سب صحابان خمه را سب کرده سنگسار باش

۴۰.

۲۷۔ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ کا ارشادِ الٰہی لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّار کی نفی کرتا ہے۔ پھر اے خارجیو اور رافضیو! تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے۔

۲۸۔ چار اور پانچ (چار یار اور پنجتن یا دو ہاتھ اور دو پاؤں اور پانچ حواس) سے تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ تجھے شاہِ جیلان حضرت محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کی جوتیاں سیدھی کرنی چاہئیں۔

۲۹۔ تو بھی ان چاروں خلفاء کی طرح صدق، عدل، حیا اور علم کی راہ اختیار کر تاکہ تجھے قربِ الٰہی حاصل ہو۔

۳۰۔ اگر ایسا نہیں کریگا تو اپنا ایمان گنوا دے گا اور سیدھا دوزخ میں چلا جائیگا اور ہمیشہ دربدر خاک بسر اور ذلیل و خوار ہو گا۔ لہٰذا تیری بھلائی اسی میں ہے کہ تو ان چاروں خلفاء کے دسترخوانے کا کتا بن جا۔

۳۱۔ ابو بکر صدیق اور تینوں شہید خلفاء نیک اور اللہ کے مقرب بندے تھے۔ ان کے غم میں اور شہدائے آلِ رسول کے غم میں ہمیشہ بیمار رہ۔

۳۲۔ ابو بکر، عمر اور عثمان غنی نے دنیا میں اسلام کو خوب پھیلایا۔ مرنے سے پہلے انکی دل آزاری سے باز آجا۔ اور اپنا ایمان بچا لے۔

۳۳۔ دین اسلام نے ابو بکر، عمر اور عثمان غنی کی وجہ سے ترقی کی اور فتنہ و فساد ان کے بعد ہی پھیلا۔

۳۴۔ ان تینوں خلفاء کے بعد دین کمزور ہوا اور تلوار میان سے باہر آئی۔

۳۵۔ حضور رسولِ اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے گا میں اس کی شفاعت نہیں کروں گا۔ لہٰذا ہمیشہ اللہ سے مغفرت کی طلب کرنا چاہیئے۔

۳۶۔ حضور کا ارشاد ہے کہ میرے صحابہ کو برا کہنا مجھے برا کہنے کے برابر ہے اور مجھے برا کہنا اللہ کو برا کہنے کے برابر ہے اور ایسا شخص میری امت میں سے نہیں ہے پس دن رات اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔

۳۷۔ حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے اصحاب، میرے اہلِ بیت اور میری اولاد کو برا کہے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ لہٰذا تجھے اللہ کی لعنت سے بچنا چاہیئے۔

۳۸۔ اے رافضیو! صحابہ کرام کو برا کہنے سے تم پر لعنت ہو۔ جس شخص کی زبان پر صحابۂ کرام کا تبرہ ہو گا وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

۳۹۔ چاروں خلفائے راشدین (ابو بکر، عمر، عثمان، علی) شہنشاہِ پنجتن (حضور رسولِ اکرم) کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔ لہٰذا خلفائے راشدین کو برا کہنا پنجتن کو برا کہنے کے برابر ہے اور اسکی سزا سنگساری ہے

۴۰۔

۴۱. از شه خاتون شه حسن و حسین اولاد آن / در عبد هم قربان ز دل چون شاه علم دار باش

۴۲. حضرت عبدالله بن عادل بود داماد حسن / بی بی فاطمه زوجه اش عبد ازان بربار باش

۴۳. دوازده شاهان برابر بر شرع قائم مقام / رافضی در کذب بافند آن نه در کفار باش

۴۴. صفت تهمت میبندند کاین فعل جعفر صادق است / آن گفته ساخت افضل زنان تو در انکار باش

۴۵. آن شه در معرفت رهبر امام اعظم است / خود دو زانو زده به قرآن راستگو هموار باش

۴۶. یعنی در مسئله شرع داد آفرین اورا بسی / صاحب الانصاف بود و طالب آن شهسوار باش

۴۷. آن امام اعظم بعلم فقه استاد آن بود / در علم توحید شاگردش بسایه دار باش

۴۸. آن امام اعظم بر حسب نسب از نوشیروان / بود شیبه از نسل آن هم تو شب بیدار باش

۴۹. باوضو خفته نماز صبح خواند چهل سال / کل شهر باو چو دیده بود زان تو نثار باش

۵۰. شاه عبدالقادر است اولاد شه حسن و حسین / از امر آن نه از امام اعظم بعد اعتبار باش

۵۱. چون شه جیلان اکمل در جهان پیدا شده / تا حیاتی دین گرفت از محیی الدین ایثار باش

۵۲. شمس محی الدین چون کرده طلوع بر زمین / اسوده کفر از زمان گم گشت شمع انوار باش

۵۳. آفتاب شاه جیلان کم نه گاهی گشتی است / کل یوم تاب او در زیاده به ایقان دار باش

۵۴. نقش بندی چشتی و هم سهروردی چه جای / دم زنند به قادری شاه اقلیمان شهسوار باش

۴۱۔ حضرت خاتونِ جنت اور حضرات حسنین اور ان کی اولاد پر حضرت عباس علمدار کی طرح قربان جانا چاہیئے۔

۴۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت امام حسن علیہ السلام کے داماد تھے اور ان کی زوجہ محترمہ (بنت امام حسن علیہ السلام) کا نام حضرت بی بی فاطمہ تھا۔ ان کی ذاتِ گرامی پر قربان جانا چاہیئے۔

۴۳۔ دوازدہ امام ہمیشہ شریعتِ مطہرہ پر قائم رہے۔ رافضی ان کے متعلق جھوٹ بکتے اور کفر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۴۴۔ کئی باتوں کے متعلق رافضی کہتے ہیں کہ یہ حضرت امام جعفر صادق کے اقوال ہیں۔ حالانکہ یہ حضرت امام عالی مقام پر تہمت ہے۔ لہٰذا ایسی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیئے۔

۴۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام امام اعظم ابو حنیفہ کے پیرِ طریقت ہیں اور انہوں نے ان کی باتوں کو بڑی اہمیت دی ہے۔

۴۶۔ یعنی مسائل شرعیہ میں ان کی تائید و حمایت کرتے ہوئے ان کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔ وہ منصف مزاج تھے۔ لہٰذا امام ابو حنیفہ کے بارے میں تجھے بھی حضرت امام جعفر صادق کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے۔

۴۷۔ امام اعظم ابو حنیفہ جو علوم شرعیہ میں استاد تھے، علمِ توحید میں حضرت امام جعفر صادق کے شاگرد تھے۔

۴۸۔ امام اعظم ابو حنیفہ جو حسب و نسب میں نوشیرواں کی اولاد میں سے تھے۔ بڑے متقی، زاہد اور شب زندہ دار تھے۔ تجھے ان کی پیروی کرنا چاہیئے۔

۴۹۔ امام اعظم ابو حنیفہ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی اور زہد و اتقاء کی وجہ سے پرندوں کی طرح بہت ہی کم کھاتے پیتے تھے۔

۵۰۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرات حسنین علیہما السلام کی اولاد میں سے تھے۔ لہٰذا تجھے ان کا اور امام اعظم کا احترام کرنا چاہیئے۔

۵۱۔ حضرت شیخ عبدالقادر نے اپنی پوری زندگی دین کی خدمت میں گذاری اور اسی لئے محی الدین یعنی "دین کو زندہ کرنے والا" کا خطاب پایا۔

۵۲۔ حضرت محی الدین جب اس دنیا میں آفتاب کی طرح طلوع ہوئے تو کفر کا ستارہ ڈوب گیا۔

۵۳۔ حضرت محی الدین جیلانی کا آفتاب کبھی بھی غروب نہیں ہوگا بلکہ روز بروز اس کی تجلیات زیادہ سے زیادہ پھیلتی جائیں گی۔

۵۴۔ نقشبندی چشتی اور سہروردی طریقے قادری طریقہ کی برابری نہیں کر سکتے۔ لہٰذا تجھے قادری مسلک کا پیرو ہونا چاہیئے۔

۵۵. شہنشاہِ جیلانی محبوب است رب العالمین — روح حق جسم نبی چون عترت اطہار باش

۵۶. بر سر ہر اولیا از اولین تا آخرین — قدم او تا ابد ما ہر این مقدار باش

۵۷. بر سرش اقدام محمد مصطفےٰ مدنی شد — شان او اعلیٰ خدا کردہ تو خبردار باش

۵۸. محی الدین مقبول در درگاہ حق حضرت رسول — از ثنا ایں کل لسان ہر دم زاو تابعدار باش

۵۹. بادشاہی ہر سہ عالم داد اور احق بنی — نور علی حسنین خاتون و تو منصب دار باش

۶۰. شیخ القاب است او یعنی امام ہر پیر شد — پیر پیران دستگیران زدنہ نا ہنجار باش

۶۱. رافضی شیخ آن گویند از کفر آید بدین — این شہ حسن الحسینی است از آن ہشیار باش

۶۲. شہ علی از کفر بر دین آمدہ در طفلگی — شیخ آن بی ننگ شدہ ای رافضی خونبار باش

۶۳. ہر چہار اصحاب شیخ اند کاملہ وزرات عرب — صادق و شہداز ہجرت آن بگریہ زار باش

۶۴. حمد اللہ کن مدامی آن شہنشہ دستگیر — پس ولی اللہ نمودہ ہم تو ترصد وار باش

۶۵. طالب آن گشتی بمستی از غم ہر دو جہان — از تکلف ترسم الحمد یوم الدین رستگار باش

۶۶. دادہ باشی یازدہ تاریخ شکر ماہوار — لطف موسی معنوی بین شاکر از دلدار باش

۶۷. در طریق قادری داخل شدم از نیک بخت — گفت مرشد بر درش کن التجا سگ دار باش

۶۸. بی شک آن سرتاج ما سید صفا اولاد علی — راست از حسن حسین است او یقین یکبار باش

۵۵۔ حضرت محی الدین جیلانی اللہ کے محبوب ہیں۔ آلِ رسول ہونے کی وجہ سے ان کا جسم گویا رسول کا جسم ہے اور ان کی روح گویا اللہ کی روح ہے۔

۵۶۔ تمام اولیاء اللہ کے سروں پر ابد تک اُن کا قدم ہے۔

۵۷۔ اور ان کے سر پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کی شان بہت ہی بلند کر دی ہے۔

۵۸۔ حضرت محی الدین اللہ اور اللہ کے رسول کے حضور میں مقبول ہیں اور تمام انسان اُن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

۵۹۔ اللہ اور اللہ کے رسول نے ان کو تینوں جہانوں (دُنیا، برزخ، عقبیٰ) کی بادشاہی عطا فرمائی ہے۔ وہ حضرت علی، حضرات حسنین اور حضرت خاتونِ جنت کے نورِ نظر ہیں۔

۶۰۔ ان کو شیخ کا لقب عطا ہوا ہے۔ یعنی پیروں کا پیر اور سب کا دستگیر۔

۶۱۔ رافضی شیخ اس کو کہتے ہیں جو نو مسلم ہو یعنی کفر کو چھوڑ کر دین اسلام کو اختیار کیا ہو۔ لیکن محی الدین نو مسلم نہیں ہیں بلکہ حسنی اور حسینی سید ہیں۔

۶۲۔ حضرت علی مرتضیٰ بچپن میں اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ لہذا اے رافضی! کیا وہ بھی شیخ ہوئے؟ تجھے اپنے اس عقیدہ پر شرم آنی چاہیئے۔

۶۳۔ چاروں خلفائے راشدین اور تمام اصحاب کرام بھی شیخ ہی ہیں؟

۶۴۔ ہمیشہ اللہ کا شکر کیا کر کہ اس شہنشاہ پیر دستگیر نے بہت سے لوگوں کو ولی اللہ بنا دیا۔

۶۵۔ تو جب اس کا طالب ہوا تو دونوں جہاں کے غم والم سے نیز دقت نزع، قبر اور قیامت کی سختیوں سے آزاد ہو گیا۔

۶۶۔ ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو شکر تقسیم کیا کر اور پھر اس کی ظاہری اور باطنی برکتوں سے بہرہ اندوز ہوتا رہ۔

۶۷۔ میری قسمت اچھی تھی کہ میں قادری طریقہ میں داخل ہوا اور مجھے میرے مرشد نے ہدایت کی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دربار میں التجا کر اور ان کا سگِ دروازہ بن جا۔

۶۸۔ بلا شک و شبہ وہ ہمارے سرتاج اور صاف باطن ہیں اور حضرت علی مرتضیٰ اور حسن و حسین کی اولاد میں سے ہیں۔

-۶۹-

۷۰. شبه علی فی قنت خورده بی خر افیون تماک — هم نه زانی بی نمازی بودیی گنهگار باش

۷۱. خاص سنی متقی پیر دینی خلف اسبود — الف هر شب نفل خوان بوده زان اثنیار باش

۷۲. روز یک حضرت بزانو مرتضی درخواب شد — رفت وقت نماز عصر ازیچوآن عمدا رباش

۷۳. گریه کرد از تالنه حضرت بحق سائل شده — باز شد بر وقت عصر خور چون هان دیندار باش

۷۴. حسب سلمان نبی هم ثلث میرفت آن بجنگ — کرد هر سو فتح قربان زور ذو الفقار باش

۷۵. هر اولادش تامحی الدین بودند دیندار — مفت تهمت سافغان بر صادق استغفار باش

۷۶. آن مخالف کیئی شود از دین محمد مصطفی — برامام اعظم نموده آفرین باشعار باش

۷۷. حیف صد بر شیعه کان پیر د علی هرگز نسیند — بل مخالف زان شده ای تواد نیکو کار باش

۷۸. موئی مبارک ریش علی بر سینه می افتاده بود — تو چرا با اشتر دمقراض کردی خوار باش

۷۹ محض شهپر را کلان میداشته حضرت علی — مرد جنگی بود بر دین ایچوآن پائیدار باش

۸۰- زان مهیبت الشکل می بودند لرزنده کفار — حشمت و هم تاب زیاده شود زد و کانگار باش

۸۱. پیش سنت دار بوده چون بجزانی در رسید — پهلوان جنگی شده خوش زان سپه سالار باش

۸۲. بود مولا مرتضی در پهلوانان پهلوان — در کشاد از قلعه خیبر زان بایماندار باش

۶۹۔

۷۰۔ حضرت علی مرتضیٰ نے نہ کبھی بھنگ اور شراب پی تھی، نہ کبھی افیون اور تماک استعمال کیا تھا۔ اور نہ ہی وہ بے نماز اور فواحش و منکرات کے مرتکب تھے۔

۷۱۔ خلفائے راشدین اہلِ سنّت، رسولِ اکرم کے پیرو اور زاہد، عابد و پرہیز گار تھے اور رات بھر میں ہزار ہزار نفلیں پڑھا کرتے تھے۔

۷۲۔ ایک روز حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم حضرت علی مرتضیٰ کے زانوئے مبارک پر محوِ خواب تھے کہ آفتاب غروب ہو گیا اور نمازِ عصر کا وقت جاتا رہا جس سے وہ غمزدہ ہو گئے۔

۷۳۔ حضرت علی مرتضیٰ نماز ناغہ ہو جانے پر رو پڑے۔ حضور رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی اور سورج عصر کے وقت کی مقدار پر اوپر چڑھ آیا۔

۷۴۔ تینوں خلفائے راشدین حضور کے حکم پر میدانِ جہاد میں جاتے اور ہر طرف فتح و نصرت کے پرچم لہراتے ہوئے کامیاب و کامران واپس آتے۔

۷۵۔ ان کی تمام اولاد دیندار اور دین کو زندہ رکھنے والی تھی۔ رافضی خواہ مخواہ اُن تہمت تراشی کرتے ہیں، انہیں توبہ کرنا چاہیئے۔

۷۶۔ پھر وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین کے خلاف کیسے ہو سکتے ہیں۔

۷۷۔ اہلِ تشیعت پر صد بار حیف ہو۔ وہ حضرت علی کے پیرو ہرگز نہیں ہیں بلکہ وہ تو اُن کے خلاف ہیں۔

۷۸۔ حضرت علی مرتضیٰ کی ریشِ مبارک کے بال ان کے سینۂ مبارک تک تھے۔ پھر اے رافضی! تو ان کو اُسترہ یا قینچی سے کیوں تراشتا ہے؟

۷۹۔ حضرت علی مرتضیٰ کے صرف شہپر بڑے تھے کیونکہ وہ ایک مجاہد اور غازی تھے۔

۸۰۔ ان کی اس شکل و شباہت سے کفار دہشت زدہ اور لرزہ براندام رہتے تھے اور حضرت علی مرتضیٰ کو اُن کے مقابلہ پر ہمیشہ فتح و نصرت ہوتی تھی۔

۸۱۔ حضرت علی مرتضیٰ اگرچہ ایک جنگجو پہلوان، مجاہد اور غازی تھے تاہم سنّتِ نبوی کے بے حد پابند تھے۔

۸۲۔ حضرت علی مرتضیٰ پہلوانوں کے پہلوان اور خیبر کے فاتح تھے

۸۳. رشک شهپر داشتن این شیعه رافض میکنند　　لیک مثل آن پهلوان کیئی شود توبه کار باش

۸۴. شهپر آن انسان دارد جنگ سازنده بود　　چون دلیران محو ذاتی نعره زن بردار باش

۸۵. ورنه بی دینی بر فتی از امت حضرت رسول　　بی امید و هیب دلتنده با آن غفار باش

۸۶. بین بردت آن رافضی هند نمونه یک لهو　　کیئی شناسد این مسلمان یا هندو تکرار باش

۸۷. این بردت شیعه رافض همچو کار دهای جوک　　کان مخالف از شرع نافرازان بربار باش

۸۸.

۸۹. وقت خوردن نان آب آن مو بجنبش هم با آب　　بی خلال است این غذا همه زان مردار باش

۹۰. فوج جنگی را بیا بیند زان شود حشمت تمام　　آن کمیدان جان هندای تو نی زن دار باش

۹۱. یا مناسب عاشقان از وصف دار حیدری　　باشند آن قائم بحق بیرون ز خاکیار باش

۹۲. راست گویم شهپر این بیشک نشان اهل فقر　　لیک چون از خود دوری تا در دفعه انقار باش

۹۳. نی تو آثار جنگی نی عمل درع تفنگ است　　پس چرا شهپر بداری صاف لب لبخار باش

۹۴. تعزیه را ساختن باشد مخالف از شرع　　این نشان دانی ز شیطان در تره آن بار باش

۹۵. در عرب هرگز نمی سازند این بدعت قبیح　　در هند و ایران روافض کرده زان بیزار باش

۹۶. نظر مستوران فقد بر غیر انسان وقت آن　　پس ستر کردن چه سود ای بیحیا به خمار باش

۸۳۔ اہلِ تشیعت شہیر رکھنے میں تو حضرت علی مرتضیٰ کی پیروی کرتے ہیں۔ لیکن ان کی طرح پہلوان، اسلام کے مجاہد اور غازی نہیں بنتے۔

۸۴۔ شہیر ان لوگوں کو رکھنے چاہئیں جو جنگجو، پہلوان اور مردِ میدان ہوں اور اسلام کے لئے جہاد اور غزا میں مصروف رہتے ہوں۔

۸۵۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر بڑی بڑی مونچھیں رکھنا بے دینی اور امتِ محمدی سے علیحدگی کی علامت ہے اور اللہ کی رحمت و مغفرت سے محرومی کی نشانی۔

۸۶۔ رافضی کی مونچھیں دیکھو تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہندو ہے۔ کیونکہ ان بڑی بڑی مونچھوں کی وجہ سے ہندو اور مسلمان کے درمیان تفاوت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

۸۷۔ رافضی کی بڑی بڑی مونچھیں خلافِ شرع ہیں اور خنزیر کے نیش معلوم ہوتی ہیں۔

۸۸۔

۸۹۔ کھانا کھاتے وقت اس کی بڑی بڑی مونچھوں کے بال بھی کھانے کے ساتھ منہ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اس کا کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

۹۰۔ اے رافضی! یہ شہیر تو ایک مردِ مجاہد کے چہرے پر زیب دیتے ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے میدانِ جہاد میں اس کی حشمت بڑھ جاتی ہے۔ اور تو تو عورت کی طرح ہے، تیرے چہرے پر یہ کیسے زیب دیں گے؟

۹۱۔ یا اُن مردانِ حق آگاہ کو زیب دیتے ہیں جو حیدرِ کرار کے اوصاف کے حامل اور دینِ حق کے علمبردار ہیں۔

۹۲۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ شہیر فقرا کے چہرے پر ہی سجتے ہیں کیونکہ یہ اہلِ فقر کی علامت ہیں۔

۹۳۔ اے رافضی! تو نہ تو مردِ مجاہد ہے اور نہ تارک الدنیا فقیر، پھر تو شہیر کیوں رکھتا ہے؟

۹۴۔ تعزیہ بنانا شریعت کے خلاف ہے اور یہ ایک شیطانی فعل ہے۔

۹۵۔ عرب میں تعزیے نہیں بنائے جاتے۔ یہ قبیح رسم صرف ہندوستان اور ایران میں رائج ہے۔

۹۶۔ تعزیوں کے جلوس میں عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں اور ان پر غیر مردوں کی نظر پڑتی ہے جس سے اُن کی بے پردگی ہوتی ہے۔

۹۷۔ ایک روز حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے دروازے پر ایک نابین سائل حاضر ہوا اور خیرات مانگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے اُسے خیرات دیدی۔

۹۸۔ حضور نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تم نے غلطی کی۔ وہ نابین ہونے کی وجہ سے اگرچہ تمہیں نہیں دیکھ سکتا لیکن تم تو اُسے دیکھ سکتی ہو۔ جس پر حضرت عائشہ نے حضور سے معافی مانگ لی اور حضور نے ان کو پردہ کی تاکید فرمائی۔

۹۹۔ تو تعزیوں کے جلوس میں اہل بیتِ رسول کا نام لیتا ہے۔ تیری زندگی پر صد بار حیف ہو۔

۱۰۰۔ اگر کوئی اسطرح علانیہ تمہاری ماں، بہن اور بیوی کا نام لے تو تو کیا برداشت کر سکے گا؟

۱۰۱۔ تو اس طرح جان بوجھ کر آلِ علی کی تحقیر کرتا ہے اور بہت ہی بُرا کرتا ہے۔

۱۰۲۔ یہ بُری رسمیں بھنگ، شراب اور دیگر منشیات کا استعمال یزید اور شمر کا رائج کردہ ہے۔

۱۰۳۔ تجھے حسینؓ کا غم بڑی محبت اور شوق سے کرنا چاہیئے لیکن صرف ایام محرم میں اسکا اظہار مکاری ہے

۱۰۴۔ مؤمن وہ ہے جو اُن کے غم میں اپنے آپ کو فنا کر دے لیکن صرف ان مخصوص ایام میں سیاہ لباس پہننا غم نہیں بلکہ ادباشی ہے۔

۱۰۵۔ صوفیائے کرام بغیر کسی حرص و ہوس کے ہمیشہ سید الشہداءؓ کے غم میں رہتے ہیں تو بھی ان کی پیروی کر اور بُری رسمیں ترک کر دے۔

۱۰۶۔ سید الشہداءؓ کا ماتم ضرور کر لیکن کسی کو بُرا بھلا مت کہہ اور نہ ہی کسی کے ساتھ بغض اور حسد رکھ۔

۱۰۷۔ تو اپنے دل کو نفسانی خواہشات سے پاک رکھ اور سید الشہداءؓ کے غم میں دن رات رو بارہ ورنہ اُن کے پیروؤں میں تیرا شمار نہیں ہو گا۔

۱۰۸۔ اے رافضی! خلفائے راشدینؓ، ازواجِ مطہرات اور شاہِ جیلاں کی غیبت سے باز آجا۔ وہ تو صبر میں ہیں اور تو ان پر تبرّہ کر رہا ہے۔ اللہ کے قہر و غضب سے ڈر۔

۱۰۹۔ آخر ان کی عیب جوئی سے تیرا مطلب کیا ہے اور کیوں اپنا منہ کالا کرتا ہے۔ خاموش رہ اور خاموشی کے ساتھ سید الشہداءؓ کا ماتم کر۔

۱۱۰۔ خواہ مخواہ کسی پر تہمت تراشی نہ کر اگرچہ اس میں عیب ہی کیوں نہ ہوں۔ صبر کر اور حضرت علی مرتضیٰؓ کی طرح عیب پوشی سے کام لے۔

۱۱۱۔ آن صدیق و صالحین یار اقرب شه عرب — هم شهید آن لاکذب بی کینه زهربار باش

۱۱۲۔ قتل کن لشکر خیال غیر جسمت فخر را — حق بدان خود مدد امداد بیا آئین سوار باش

۱۱۳۔ مرتبه عاشق همین یوسف فقر اندر قبول — می بخوان نفلات محرم خیر کن عمداً باش

۱۱۴۔ دین خود را از رایه رافضی داده به سیم زر — نزد او عزت نه حاصل بهه که گوشه دار باش

۱۱۵۔ هر که از حق دین هم از شیوه پشیمان ردد — ظلم خواری حاکمان آید بر آن خونبار باش

۱۱۶۔ خود نمائی هم زناکاری و بدگوئی مکن — پنج حق ناراض گردد زین گنه بیزار باش

۱۱۷۔ شیعه را خوردن گرفتن از سنی لحم الخنزیر — شیعه گشتی بر تو واجب نفر زین دیندار باش

۱۱۸۔ شیعه را بس شرم آید سائل از سنی شود — زان سبب در آب خندق غوطه غم خوار باش

۱۱۹۔ نسبت هرگز مکن با رافضی ای هوشوار — منع از شاه عرب بر حکم آن استوار باش

۱۲۰۔ راست گو کاذب مشو زانی تعصب بغض دار — از بحر توحید دائم با عشق سرشار باش

۱۲۱۔ در لسان شیرین صداقت چون عمل در بر بدار — نی بظاهر بجو شکر نی بباطن مار باش

۱۲۲۔ از یهودی عبدالله بن سبا کاذب شور شر — گشت پیدا اصل آن هرگز مشو دیندار باش

۱۲۳۔ شاه مردان چون شنیده بن سبا از خلاف — حکم کرد قتل او بگریخته بیشکار باش

۱۲۴۔ این طریقه شیعه بگرفتی و تارک دین شدی — در دفعه نصران یهودی هم بزیر زنار باش

۱۱۱۔ تینوں خلفائے راشدین صدیق اصالح اور شہید تھے اور حضور رسول کریم کے بہت ہی قریبی دوست۔ لہٰذا تو اپنے دل کو اُن کے بغض اور کینہ سے خالی کر دے۔

۱۱۲۔ اپنے عزو ادر اپنے توہمات کے لشکر کو قتل کر دے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ صرف حق ہی کو سب کچھ سمجھ اور اپنے آپ کو ہیچ۔

۱۱۳۔ عاشورہ محرم کے دنوں میں فقیر لوگ ان کے مرثیے پڑھا کر جو عاشق حسین ہے اور اس کے مرثیے مقبول بارگاہِ حسینی ہیں۔ اس کے علاوہ نفلیں پڑھ، خیرات کر اور شہید کربلا کا غم کر۔

۱۱۴۔ اے رافضی! تو نے اپنا دین چند ٹکوں کے عوض بیچ دیا ہے۔ کان کھول کر سن لے، تجھے شہیدِ کربلا کے حضور میں کبھی بھی عزت حاصل نہیں ہو گی۔

۱۱۵۔ جو شخص دینِ حق کو اور شیوہ اسلاف کو ترک کرتا ہے اُسے اپنے وقت کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہونا پڑتا ہے۔

۱۱۶۔ اپنی بڑائی، بدکاری اور خیانت سے پرہیز کر۔ یہ گناہ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

۱۱۷۔ اہلِ تشیعت، اہلِ سنت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا حرام سمجھتے ہیں اور سنیوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں۔

۱۱۸۔ اہلِ تشیعت کو اہلِ سنت کے آگے ہاتھ پھیلانے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ ان کو اپنی اس روش پر ڈوب مرنا چاہیئے۔

۱۱۹۔ رافضی کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہیئے اور شہنشاہ عرب کے حکم کی پابندی کرنا چاہیئے۔

۱۲۰۔ ہمیشہ سچ بولا کر اور حسد، تعصب اور بغض سے پرہیز کر اور دریائے توحید سے سرشار اور سیراب ہو جا۔

۱۲۱۔ دل میں سچائی اور زبان میں شہد کی سی مٹھاس پیدا کر۔ شکر کی طرح ظاہر میں میٹھا اور سانپ کی طرح باطن میں زہریلا نہ بن۔

۱۲۲۔ یہ تمام فتنہ و فساد عبداللہ بن سبا کا پیدا کیا ہوا ہے۔ تو اس جھوٹے یہودی کی پیروی نہ کر بلکہ دینِ حق کی پیروی کر۔

۱۲۳۔ حضرت علی مرتضیٰ شاہِ مرداں، شیرِ یزداں کو جب عبداللہ بن سبا کی اصلیت معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کے قتل کا حکم دیدیا۔ لیکن وہ فرار ہو گیا۔

۱۲۵۔ پس چه سود است از شه خمسه و خدای بت پرست | چون رفیق عبدالله بن سبا گشتی خوار باش

۱۲۶۔ رافضی و خارجی هستند هر دو شیعه | با شهید زید ظلم آن کردزان بیزار باش

۱۲۷۔ تارک از شیعه روافض شو چهاران یک بدان | در محبت هشت و چیلان اهل سنت دربار باش

۱۲۸۔ رافضی حافظ اگر در دینی ولی الله شود | هیچو صوفی صاف دل سر باطن و اظهار باش

۱۲۹۔ رافضی و خارجی هر دو حرامی در دی دار | کل شی هو الله را دان و در این دیدار باش

۱۳۰۔ اینکه میگویند روافض چهل پاره در قرآن | غلط چون پنهان نمودی هیچ این اظهار باش

۱۳۱۔ این کلام الله کرسی پاره است آن بیشک صحیح است | زین زیاده هیچ حرفی نیست بی اعتبار باش

۱۳۲۔ پیش حاکم ظاهری چون دست بسته می شوی | هم بحضرت ذو الجلال الله بنده دار باش

۱۳۳۔ دست بسته با ادب خواند نماز آن هست شاه | هم ترا باید چنین ای بی تخلف سردار باش

۱۳۴۔ هیچو بی او بان بازو را کشاده میکنی | این نشان کفر و کفری چون یزید آثار باش

۱۳۵۔ چون رسول الله خود را عبد گفت اولاد آن | پس کنی سجده بحق فرض را به تکرار باش

۱۳۶۔ کنی نماز تا به اکبر از دریه پیش کبریا | بنده شو چون هست خوانده مثل آن بکار باش

۱۳۷۔ با جماعت خوان مدامی پنج وقت نماز را | در جمعه ناغه مکو پس پیشوا یا صف دار باش

۱۳۸۔ روزه داری ماه رمضان عالم و حافظ شوی | یا شنی یا ناظر ای خوانی یا پیماندار باش

۱۲۴۔ تو نے تشیعت اختیار کر کے دین کو ترک کر دیا اور جب دین کو ترک کیا تو تو، نصرانیوں، یہودیوں اور مشرکوں کے زمرہ میں شامل ہو گیا۔

۱۲۵۔ تو جب عبداللہ بن سبا کا ساتھی بن گیا تو تجھے پنجتن اور اللہ کا نام لینے سے کیا فائدہ پہنچے گا۔

۱۲۶۔ در اصل رافضی اور خارجی دونوں ہی شیعہ ہیں جنہوں نے حضرت زید شہید کے ساتھ ظلم کیا۔ لہٰذا اے طالب! تو دونوں سے احتراز کر۔

۱۲۷۔ اے طالب! تو اہلِ تشیعت کی باتوں کو نظر انداز کر اور چاروں خلفاء کو ایک ہی سمجھ اور چاروں خلفاء، چاروں اماموں اور شاہ جیلاں کے ساتھ محبت کر۔

۱۲۸۔ کوئی بھی رافضی حافظِ قرآن نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ولی اللہ ہو سکتا ہے۔ تو صوفیائے کرام کی طرح ظاہر خواہ باطن صاف رکھ۔

۱۲۹۔ رافضی اور خارجی دونوں ہی بُرے ہیں اور دونوں کے دل میں بغض ہے۔ اے طالب! تو ہر چیز کو اللہ کے نور کا مظہر سمجھ اور اس کے دیدار میں محو رہ۔

۱۳۰۔ رافضی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔

۱۳۱۔ یہ قرآن مجید جو تیس پاروں پر مشتمل ہے، سو بالکل صحیح ہے۔ تیس پاروں سے ایک حرف بھی زیادہ نہیں ہے۔

۱۳۲۔ جس طرح تو ایک دنیوی حاکم کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے اسی طرح تجھے اللہ ذوالجلال کے حضور میں بھی جو ایک حاکم حقیقی ہے، حاضر ہونا چاہیئے۔

۱۳۳۔ حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادب و احترام کے ساتھ ہاتھ باندھ کر ہی نماز ادا فرمائی ہے لہٰذا تجھے بھی بالکل اسی طرح نماز ادا کرنا چاہیئے۔

۱۳۴۔ تو بے ادبوں کی طرح ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا ہے، یہ غرور اور کفر کی علامت ہے اور یزید کی پیروی۔

۱۳۵۔ جب حضور رسولِ اکرم نے اپنے آپ کو عبد کہا ہے اور ان کی اولاد بھی عبدیت کا اقرار کرتی ہے تو تجھے بھی اپنی عبدیت کا اظہار کرنے کے لئے محض اللہ ہی کو سجدہ کرنا چاہیئے۔

۱۳۶۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں غرور اور تکبر کے ساتھ تیری نماز کیسے قبول ہو گی۔ تو اللہ کا بندہ بن اور چاروں خلفاء اور اہلِ سنت کے چاروں اماموں کی طرح نماز ادا کر۔

۱۳۷۔ ہمیشہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھا کر اور نمازِ جمعہ کبھی بھی ناغہ نہ کیا کر۔

۱۳۸۔ رمضان شریف میں روزے رکھا کر۔ عالم اور حافظ بن اور قرآن مجید یا تو خود پڑھ یا دوسروں سے پڑھوا کر سن۔

۱۳۹. اینکه هیچ گو نید بر در افزون دو دوازده بند امام — بعد ازان پس کس نباید خواند زان گذار باش

۱۴۰. محض غلط این خیال شان شاهنشه جیلان مدام — هست پی در پی امام المسلمین بیدار باش

۱۴۱. گر امام نیست پس در هر یا ره جنازه — چون نخوانی پس امام ای فوز خیر فی النار باش

۱۴۲. دین محمد مصطفی قائم در دوام است تا ابد — بر حکم حضرت امام اعظم بخوان اظهار باش

۱۴۳. بر فدک تکرار کاذب شیعه رافض می کنند — امر لا نورث نبی کرده ازان هشیار باش

۱۴۴. هبه آن شی شود کز دست خود در رفته بود — تا به آخر دم نبی را بود فی اختیار باش

۱۴۵. آن فدک چون دست عترت مرتضی مولا رسید — پس چرا حسنین را هرگز نداده غدار باش

۱۴۶. در حواله خود نموده چون ثلاثه عمل کرد — گر که آن هم غصب کرده نیز زان بیزار باش

۱۴۷. اتفاق خوب باشد از یکی آید محال — شهد از مجمع مگس گردد باین جنهار باش

۱۴۸. گر حقارت ادنی هم عیب از تو اد کشد — عیب در مجلس نه آید زان لبجری هزار باش

۱۴۹. از جدال در جنگ نبود جاهلت یکنار ره — مرد شو با صلح دائم فی تجوزن ابکار باش

۱۵۰. لطف کن چندان که بیگانه شود نیز چو غلام — نزد اعلی تا به ادنی با عزت لوقار باش

۱۵۱. خیر الناس آن شه بود نفع هر انس را — گر بکائی در خلق هم بینند آن یار باش

۱۵۲. خلق داری چون محمد با همه کن دلبری — تا شود تعریف تو چون طوطی المقار باش

۱۳۹۔ رافضی کہتے ہیں کہ امام صرف بارہ ہیں اور ان کے بعد کسی اور کو امامت کا درجہ نہیں ملا۔

۱۴۰۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ مسلمانوں میں ایک کے بعد دوسرا امام پیدا ہوتا رہا ہے اور شاہِ جیلاں بھی مسلمانوں کے امام ہیں۔

۱۴۱۔ اگر بارہ اماموں کے بعد کوئی امام نہیں رہا تو تو جن لوگوں کے پیچھے نمازِ عید اور نمازِ جنازہ پڑھتا ہے وہ کون ہیں؟ کیا وہ امام نہیں ہیں؟ اور کیا یہ تیری دوغلی پالیسی نہیں ہے؟

۱۴۲۔ حضور محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا اتباع کر۔

۱۴۳۔ باغِ فدک کے معاملہ پر اہلِ تشیعت کا تنازعہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ" فرمایا ہے۔ یعنی ہم انبیاء نہ کسی کے ورثہ کے مالک بنتے ہیں اور نہ کوئی ہمارے ورثہ کا مالک بنتا ہے۔

۱۴۴۔ "ہبتہ" تو وہ چیز ہوتی ہے جو دست بدست منتقل ہوتی رہے۔

۱۴۵۔ فدک جب حضرت علی مرتضیٰ کے پاس تھا تو انہوں نے اپنے فرزندان حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام کیوں منتقل نہیں فرمایا۔

۱۴۶۔ حضرت علی مرتضیٰ کے پاس بھی فدک بالکل ویسے ہی رہا جیسے ان سے پہلے تینوں خلفائے راشدین کے پاس تھا۔ اگر تینوں خلفائے راشدین نے فدک کو غاصبانہ طور پر اپنے قبضہ میں رکھا تھا تو کیا حضرت علی مرتضیٰ نے بھی نعوذ باللہ من ذالک اس پر غاصبانہ قبضہ کیا تھا؟

۱۴۷۔ اتفاق بہتر ہے لیکن صرف ایک شخص سے اتفاق نہیں ہو سکتا۔ شہد کی مکھیاں جب آپس میں مل کر اکٹھی ہوتی ہیں تب ہی شہد پیدا ہوتا ہے۔

۱۴۸۔ اگر تو کسی کی تحقیر کریگا تو وہ بھی تیری عیب جوئی کریگا اور پھر اس سے تیری رسوائی ہوگی۔

۱۴۹۔ تجھے لڑنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لہذا عورتوں کی طرح جھگڑا نہ کر بلکہ مردوں کی طرح صلح جوئی سے کام لے۔

۱۵۰۔ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کر تاکہ بیگانے بھی اپنے بن جائیں اور ادنیٰ خواہ اعلیٰ کے نزدیک تجھے عزت اور وقار حاصل ہو۔

۱۵۱۔ حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات میں خلقِ خدا کی بہتری کو ملحوظ رکھا کرتے تھے۔ تجھے بھی دنیا میں رہتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے۔

۱۵۲۔ اگر تجھ میں خلقِ محمدی ہے تو سب کے ساتھ محبت سے پیش آ، تاکہ سب لوگ تیری تعریف میں رطب اللسان ہوں۔

۱۵۳۔ شجر از محبت ترقی با نسب از آب داد ابده
خشک چوب استاده باشد سبز میوه دار باش

۱۵۴۔ گر سجاده نشین بیاشی کن لنگر جاری مدام
صبح شام هر انس راده نان خوش آید ار باش

۱۵۵۔ در خودی هرگز نکرد این نیت را قائم بدار
کار آن کن کرد شه منصور در نگو نسار باش

۱۵۶۔ از خودی گاهی نیابی مدعا دید ار حق
چون خدا در همه دانی تا بدرجه گوار باش

۱۵۷۔ همچو صوفی در همه داننده شو یک ذات را
کینه تعصب کار کافری همه الفار باش

۱۵۸۔ صاف دل کینه نداری بیمار شوت را گذار
هر همه صورت ز خود دانی ز غیر اغیار باش

۱۵۹۔ مرد شو یک جانشین حشمت بداری چو شهان
با عجز چون گریه مسکین در بدری خوار باش

۱۶۰۔ غیر کس را اندرون محلات خود رفتن مده
گرچه خانه زاد و اقرب هر سمان نگهدار باش

۱۶۱۔ دختر و همشیر بالغ بیوه را هرگز مدار
در برادر خویش جو نیده عزت آثار باش

۱۶۲۔ در نه باشد کل مومن را برادر خود بدان
حسب نسب او نیک سیرت خصم یان خوار گار باش

۱۶۳۔ این ندانی همسر کس نیست در ملک خدا
تکیه این از فخر باشد فی زان نفع دار باش

۱۶۴۔ پس گنه بر نقص عزت میشو دزان ای عزیز
زود بر خیز آن کنی در این نه دیر مدار باش

۱۶۵۔ سو لبس حیران مشو بهر دنیا ای نافهم
سخت فقر ار منبع از خاکمان بی کنار باش

۱۶۶۔ شیخ بزرگ این زمان محتاج بر در حاکم اند
محض کرسی در رسد زان بر سر خاکباز باش

۱۵۳۔ محبت کا پودا لگا کر نیاز اور انکسار سے اس کی آبیاری کر۔ سوکھے درخت میں پھل نہیں لگتا لہٰذا تو سرسبز، شاداب اور میوہ دار درخت بن جا۔

۱۵۴۔ تو اگر گدی نشین ہے تو لنگر جاری کر اور صبح و شام ہر شخص کو کھانا کھلا۔

۱۵۵۔ خودی نہ کر، بلکہ وہ کام کر جو منصور نے کیا۔

۱۵۶۔ اپنے دل میں دوئی رکھے گا تو اللہ کا دیدار حاصل نہیں کر سکے گا۔ ہر چیز کو اللہ کا مظہر سمجھ۔

۱۵۷۔ صوفیائے کرام کی طرح ہر چیز کو اللہ کا مظہر سمجھ۔ کینہ اور تعصب کافروں کا کام ہے۔ تو سنکھیا نہ بن بلکہ تریاق بن۔

۱۵۸۔ اپنے دل کو کینہ سے پاک رکھ اور ریاکاری ترک کر۔ ہر بات کو اپنے اعمال کا نتیجہ سمجھ۔ کسی دوسرے کو اس کا ذمہ دار نہ ٹھہرا۔

۱۵۹۔ مرد بن اور استقلال کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ جا تاکہ تجھ میں شاہانہ حشمت اور وقار پیدا ہو بلی کی طرح ایک گھر سے دوسرے گھر میں مارا مارا نہ پھرا کر۔

۱۶۰۔ غیر کو اپنے گھر کے اندر گھسنے نہ دے۔ اگرچہ تیرا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ تجھے اپنے گھر کی ہمیشہ حفاظت کرنی چاہیے۔

۱۶۱۔ بیٹی یا بہن بلوغت کو پہنچ جائے تو اپنی برادری میں اُن کا نکاح کرا دے تاکہ تیری عزت محفوظ ہو جائے۔

۱۶۲۔ اگر اپنی برادری میں کوئی اچھا لڑکا نہ ہو تو برادری سے باہر کوئی لڑکا تلاش کر جس کا اخلاق بھی اچھا ہو اور خاندان بھی اچھا ہو کیونکہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۱۶۳۔ یہ خیال نہ کر کہ دنیا میں کوئی میرا ہمسر نہیں ہے۔ یہ غرور اور تکبر ہے اس سے احتراز کر۔

۱۶۴۔ تو اگر ایسا نہ کرے گا تو گناہ بھی ہوگا اور بے عزتی بھی ہوگی۔ لہٰذا اس معاملے میں جس قدر ہو سکے جلدی کر۔

۱۶۵۔ اے ناسمجھ! دُنیا کی خاطر اِدھر اُدھر مارا مارا نہ پھر۔ اہلِ فقر کے لئے حکام کے دروازے پر جانے کی سخت ممانعت ہے۔

۱۶۶۔ اس زمانے کے بڑے بڑے پیر حکام کے دروازے پر محتاج بن کر جاتے ہیں۔ انھیں بیٹھنے کے لئے کرسی تو مل جاتی ہے لیکن عزت نہیں ملتی۔

۱۶۷۔ هم شغل در کار بد تارک صلوٰة از حسد تمام
چون بخاد مهار وند گویند مسجد تیار باش

۱۶۸۔ وقت آن خود هم بخوانند بهر شهرت و طمع زر
چون بخانه در روند گویند ازین بیزار باش

۱۶۹۔ ناکه هستیم رند مذهب من چه دانم از نماز
طالبا شو رند دم از یا آلو خدمتگار باش

۱۷۰۔ ذکر حق هرگز نسازند ذکر در گوسپند مجلس
بس طلائی بهر زر زین نصیب مقعادار باش

۱۷۱۔ عمر ضائع می کنند خود را نه شیطانی مید مید
ای کلم عقل آخر فنا بر داعذ وفادار باش

۱۷۲۔ سخن را صادق نمودن این کار مردانه بود
درنه هیچ زن شدی بر بیوفا دشوار باش

۱۷۳۔ این سبب بدانی زبی علمی بود زان بد عمل
حق شناسی جز علم کی یا شود حالی هشیار باش

۱۷۴۔ صحبت بد را نه هرگز کن قبول ای نامراد
عاقبت او بد بود صحبت نکو اختیار باش

۱۷۵۔ فاعل و مفعول بودن نزد حق منظور نیست
کاشکی در خر مکان این ذوق زو بیزار باش

۱۷۶۔ خاندان و خانگان بر عام کس فی نسب است
کار بد کردن همیشه همه با استغفار باش

۱۷۷۔ الغرض نا تخریج نافرمان سلک بد حق است
طالبا بیزار ازین با خیال دم هموار باش

۱۷۸۔ گر خدا طلبی بیا بد دل ازین مخلوق شو
یا به صحرا گوشه گیری یا به کوهسار باش

۱۷۹۔ مرگ دائم یاد داری دحبه موتوا قبل گیر
من عرف این نفس پس شناخت حق هشیار باش

۱۸۰۔ باخبر گر می شوی بگذر ز قید ما و من
بی خبر شو زین جهان چون جعفر طیار باش

۱۶۷۔ انہوں نے بدکاری کو اپنا شغل بنالیا ہے اور نماز کو بالکل ترک کیا ہوا ہے۔ جب اپنے خلیفوں، خادموں اور مریدوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلتے ہیں تو ریاکاری کرکے مسجدوں میں جاتے ہیں۔

۱۶۸۔ اس وقت تو شہرت اور دنیوی لالچ کی خاطر نماز پڑھ لیتے ہیں لیکن جب گھر میں گھستے ہیں تو نماز سے بیزار ہو جاتے ہیں۔

۱۶۹۔ میں تو ایک رند ہوں، مجھے نماز سے کیا سروکار۔ اے طالب! تو بھی رند بن جا اور ایک گھڑی ہماری خدمت میں بھی گزار لے۔

۱۷۰۔ یہ پیر اللہ کا ذکر نہیں کرتے، بلکہ عیاشی کرتے رہتے ہیں۔

۱۷۱۔ یہ لوگ اپنی زندگی برباد کرتے ہیں اور اپنے آپ کو شیطان کے سپرد کرتے ہیں، اے ناسمجھ! یہ دُنیا فانی ہے۔ تو نے روزِ ازل اللہ تعالیٰ سے اپنی عبدیت اور عبودیت کا جو وعدہ کیا تھا اُسے پورا کر۔

۱۷۲۔ اپنے قول و اقرار کو پورا کرنا مردوں کا کام ہے اور بیوفائی اور وعدہ خلافی کرنا عورتوں کی عادت ہے۔

۱۷۳۔ اس قسم کی برائیاں لوگوں سے بے علمی کی وجہ سے سرزد ہوتی ہیں۔ کیونکہ علم کے بغیر راہِ راست پر چلنا محال ہے۔

۱۷۴۔ بُری صحبت سے پرہیز کر کیونکہ اس کا نتیجہ آخر بُرا نکلتا ہے۔

۱۷۵۔ بداخلاقی جو ہر جگہ عام ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ لہٰذا اس سے احتراز کر۔

۱۷۶۔ بڑے لوگوں اور افسروں کی پیروی عام لوگوں کے لئے ضروری نہیں ہے۔ تجھ سے اگر کبھی کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو استغفار کر۔

۱۷۷۔ زنا تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ یہ اللہ اور اللہ کے رسول کا فرمان ہے "الزِنا یخرج البناء"۔

۱۷۸۔ تو اگر اللہ کا طلبگار ہے تو تجھے ایسے لوگوں سے الگ تھلگ رہنا اور کسی بیابان کے گوشہ میں یا کسی پہاڑ کے غار میں جاکر سکونت اختیار کرنا چاہیے۔

۱۷۹۔ ہمیشہ موت کو یاد کیا کر اور "موتوا قبل ان تموتوا" پر عمل پیرا ہو اور "من عرف نفسہ، فقد عرف ربّہ" (جس نے اپنے آپ کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا) کے راز کو سمجھ۔

۱۸۰۔ تو اگر حقیقتِ حال سے آگاہ ہونا چاہتا ہے تو خودی کو ترک کر دے اور حضرت طیار کی طرح بے خود ہو جا۔

١٨١. طالبا چون ماکیان در خانه مانندی چه سود — کن تو پرواز از مکان تا لامکان پروار باش

١٨٢. اصحبوا مع الله یا صحبت ولی الله کن — گر بخواهی فیض عشقش پس دل افگار باش

١٨٣. گر بگیری فیض گر دامن به عبد الحق دراز — در کشاید دل دمادم سوی آن تیار باش

١٨٤. تا تو بنوشی پیاله عشق را ای طالبا — دایما از نشه او در هر مکان بخمار باش

١٨٥. از همه سوداء افضل سوده محبت خدا — غیر از هر گز نخر با صدق زاین خریدار باش

١٨٦. مجلس مرشد ترا در درجه اعلی آورد — پیش خدمت فی الله و اهالی آن انصار باش

١٨٧. فی الحقیقت هر نبی هر اولیاء انند دان — تا بگو تو در حدیث آمد از آن زنهار باش

١٨٨. هست فرمان پیغمبر هر که بیند شبیر ما — دیده گویا نبی ما را از آن تو هم گذار باش

١٨٩. حسن صدیق هر دو هابی پر خلاف از زین امر — الغیاث ای شه شیخ جیلان مدد گار باش

١٩٠. کم خورد کم گوئی شب بیدار بودن بهتر است — چیست حظ غفلت مکن در عهد وفا دار باش

١٩١. پاس از ل خفته باشی بعد از آن بیدار شو — با خدا پیوسته خوانیده در معتار باش

١٩٢. کرده استرار انجار آمدی بهر ذکر — الله تیا ساعت بیدان شاغل ته دگر کار باش

١٩٣. در دل با شوق ذوق و سوز غم داری مدام — چشم خود در چشم حق بی التفات اغیار باش

١٩٤. دمبدم ساعت ذکر حق تعالی بلا ناغه شوی — ذکر کن این طرز تا از جسم بی اختیار باش

۱۸۱۔ اے طالب! مرغی کی طرح گھر کے اندر بیٹھنے سے کیا فائدہ؟ تو مکاں سے پرواز کر کے لامکاں تک پہنچ جا۔

۱۸۲۔ یا تو اللہ کی صحبت اختیار کر یا کسی اللہ والے کی۔ اللہ کے عشق سے بہرہ ور ہونا چاہتا ہے تو اپنے دل کو اس کے داغِ عشق سے مجروح کر دے۔

۱۸۳۔ اگر فیض حاصل کرنا چاہتا ہے تو حضرت پیر عبدالحق کی خدمت میں "درآزا" جا کر حاضر ہو جا تاکہ تیرے دل و دماغ کو روشن کر دے۔

۱۸۴۔ اور تجھے بادۂ عشق کا جام پلا دے اور پھر تو جہاں بھی جائے ہمیشہ اسی کیف سے مخمور رہے۔

۱۸۵۔ کسی بھی چیز کی خریداری سے اللہ کی محبت کا سودا کرنا بہتر ہے۔ لہٰذا تو غیر اللہ سے سودے بازی کا خیال ترک کر کے اللہ کی محبت کا خریدار ہو جا۔

۱۸۶۔ مرشد کی صحبت تجھے مقاماتِ عالیہ پر پہنچا دے گی۔ لہٰذا تو صبح و شام مرشد کے حضور میں حاضر رہا کر۔

۱۸۷۔ تمام انبیاء اور اولیاء زندہ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ وہ مرتے نہیں ہیں۔

۱۸۸۔ حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس نے میری تربت کی زیارت کی اس نے گویا میری زیارت کی۔

۱۸۹۔ وہابیوں کے اوپر سو بار حیف ہو کہ وہ اس بات کو نہیں مانتے۔ اے شہنشاہِ عرب! اور اے شاہِ جیلاں میں آپ سے دادرسی کی التجا کرتا ہوں۔ آپ میری دادرسی فرما دیجئے۔

۱۹۰۔ تھوڑا کھانا اور تھوڑا سونا اور رات کو جاگنا بہتر ہے۔ ان باتوں میں غفلت نہ کر اور اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ پورا کر۔

۱۹۱۔ رات کے پہلے پہر میں سو جا اور اس کے بعد نیند سے بیدار ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جا۔

۱۹۲۔ تو اللہ کے ساتھ روزِ ازل بندگی کا اقرار کر کے اس دنیا میں اس کے ذکر کے واسطے آیا ہے یہ دنیوی زندگی بہت ہی مختصر ہے۔ لہٰذا دیگر مشاغل کو ترک کر کے اللہ کو یاد کیا کر۔

۱۹۳۔ اپنے دل میں ہمیشہ اللہ کا درد، شوق ذوق، سوز اور غم رکھ اور اپنی توجہ ماسوائے اللہ سے ہٹا کر اللہ کی ذات پر مرکوز کر دے۔

۱۹۴۔ ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہ اور اس میں ناغہ نہ کر اور یادِ خدا میں اس قدر محو اور مستغرق ہو جا کہ تجھے اپنے وجود کی کوئی خبر نہ رہے۔

۱۹۵. در شمار تند این نفس بی ذکر حق ضائع مکن — ورنه مرده دان همان دم اشتغال آن اذکار باش

۱۹۶. دم شناسی خویش را من عرف نفس این امر شریف — خبر شناسی کو دکاذب جسم من صرف اغیار باش

۱۹۷. بر شرع قائم بیاشی شغل در پاس انفاس — از ورد ضالف دم ذکر پیوسته با افکار باش

۱۹۸. کی برابر با تصور ختم قرآن صد هزار — یک دم از ملک سلیمان به نه در تکرار باش

۱۹۹. واذکر ربک فی نفسک جز جهر آیت بخوان — با نیاز و خوف صبح و شام گریه زار باش

۲۰۰. واذکر ربک از لیت را محکم بدار — یاد کن حق را علی الکل حال دل افگار باش

۲۰۱. زیر بالا کن الله هو دایما در پشت پاس — پنبهٔ غفلت را بکش از گوش دل بیدار باش

۲۰۲. چون بدم شاغل شوی خوشبو بیاید ایحنین — مشک تبت چین قتادانند تاتار باش

۲۰۳. مشق بر سینه محمد در قلب اسم الله — ساز دائم در حضور آن سید الابرار باش

۲۰۴. خیالهای غیر را هرگز نیاری در دل — ماسوی را کن نفی اثبات خود سرکار باش

۲۰۵. محو ذاتی باش یابی زین سبب رتبه کمال — گرچه کسوت چون شهان دارند ستار باش

۲۰۶. کن طواف این کعبه دل را دایما هفت دسه بار — مشق اسم الله محمد در بدن نظار باش

۲۰۷. چشم گوش ولب بسته غرق شو در بحر حق — همچو غواصان بیاری در اسم حقدار باش

۲۰۸. سیر کن در باغ جسم این بین خدا در خانه دل — نی بمثل بوستان کو بکو بازار باش

۱۹۵۔ ہر سانس کا شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا یادِ خدا سے غافل ہو کر اپنے سانسوں کو ضائع نہ کر۔ کیونکہ جو سانس ضائع ہو جاتا ہے وہ زندگی میں شمار نہیں کیا جاتا۔

۱۹۶۔ تو اپنے سانسوں کی قدر و قیمت کو پہچان کیونکہ "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ" کا راز یہی ہے اور یہی ہمارے شہنشاہ کا فرمان ہے۔ پہچان کے بغیر انسان اندھا ہے۔ تو صرافوں کی طرح اپنے اندر پرکھنے کی صلاحیت پیدا کر۔

۱۹۷۔ اپنے سانسوں کا خیال بھی رکھ اور شریعت کی پابندی بھی کر اور ذکر و فکر میں بھی مشغول رہ۔

۱۹۸۔ قرآن مجید کے لاکھ ختم بھی تصورِ ذات کی برابری نہیں کرتے۔ اور ایک سانس حضرت سلیمان کی مملکت سے بہتر ہے۔

۱۹۹۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں پوشیدہ طور پر آہستگی کے ساتھ اور عجز و نیاز سے یاد کر۔ اس سے ڈر اور صبح و شام رویا کر۔ یہ قرآن مجید کا حکم ہے "وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً" الآیۃ)

۲۰۰۔ "وَاذْکُرْ رَّبَّکَ" کے ارشاد کی سختی کے ساتھ تعمیل اور پابندی کر اور ہر وقت اور ہر حال میں اللہ کو یاد کر۔

۲۰۱۔ آٹھوں پہر اللہ ہو، اللہ ہو کرتا رہ اور غفلت کی روئی دل کے کان سے نکال دے۔

۲۰۲۔ تو جب اپنے ہر سانس کے ساتھ اللہ کو یاد کریگا تو تجھے ایسی خوشبو آئے گی جو مشک میں بھی نہیں ہے

۲۰۳۔ اپنے سینہ پر اسمِ محمد کو منقش کر اور قلب میں اسم اللہ کی مشق کر اور ہمیشہ حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا تصور کرتا رہ۔

۲۰۴۔ اپنے دل میں غیر کا خیال ہرگز ہرگز نہ آنے دے۔ ماسوائے اللہ کی نفی اور اللہ کا اثبات کر۔

۲۰۵۔ تو اللہ کے ذکر و فکر میں مشغول ہوگا تو بہت بڑا اور شاہانہ رتبہ حاصل کرے گا۔

۲۰۶۔ ہمیشہ کعبۂ دل کا سات بار طواف کیا کر۔ دل میں اسم اللہ کی مشق اور سینے کے اوپر اسم محمد کو منقش کر۔

۲۰۷۔ آنکھ، کان اور ہونٹ بند کر کے بحرِ حق میں غرق ہو جا اور غوطہ خوروں کی طرح اسم اللہ کا موتی حاصل کر۔

۲۰۸۔ تیرا جسم ایک باغ ہے۔ اس کی سیر کر اور اپنے خانۂ دل میں خدا کو دیکھ لے۔ لیکن بوالہوسوں کی طرح گلیوں اور بازاروں میں نہ جا۔

۲۰۹ این چنین در حق شوی گم تا نماند جسم تو — در نظر آید نهان مانند در دیوار باش

۲۱۰ خواهش حور و قصور و انس غلمان دور کن — محو ذات الله همچون عاشق آن عطار باش

۲۱۱ صورت الله را دایم به تخت دل نگار — با محبت عشق او مشغول همچین کار باش

۲۱۲ نقش رو با نقش دل یکسان بکن با محبت — جا بجا اینسان نقش لکو ابصار باش

۲۱۳ سر به زانو کن مراقب با همت هر روز و شب — دیده را در دیده حق چسپان حق رفتار باش

۲۱۴ هر که اینجا دید آن در هر مکان بینا بود — ورنه اعمی می شوی از دیده دل انوار باش

۲۱۵ در به بین بیرون به بین آخر بیابی در قلب — ورنه همچون گم شوی پس تو حذر زنهار باش

۲۱۶ تا نه خود را گم کنی کی می شناسی یار را — گر تو هستی او کجای حق الحمد دار باش

۲۱۷ مرشد آن باشد که عالم فاضل و تارک دنیا — فیض صحبتش بس بود دایم باو انظار باش

۲۱۸ بهر جا پیدا او باشد به هر در راه خدا — پی به پی جا ابد و پی پنهان دیدار باش

۲۱۹ اکل آن چون بینا اند تو چه به کسی — دل منور شود دایم زر و ایثار باش

۲۲۰ هر همه احتیاج از به در حق و آل شود — فقر لا یحتاج هر جا یک الهی هوار باش

۲۲۱ اینکه می گوید کسی تو چه با کرد فلان — صحبت آن چنین دلم را پس آن آثار باش

۲۲۲ این محو باری خود داری خلق گوید چنین — می زند ضرب انا تو جداری باین اعتبار باش

۲۰۹۔ ذاتِ حق میں اپنے آپ کو اس قدر محو اور مدغم کردے کہ تیرا وجود ہی باقی نہ رہے اور ہر جگہ وہی ذاتِ حق نظر آئے۔

۲۱۰۔ حور وقصور اور غلمان کی خواہش ترک کر اور شیخ فریدالدین عطار جیسے عاشقِ صادق کی طرح صرف اللہ کی ذات میں گم ہو جا۔

۲۱۱۔ ہمیشہ اللہ کا تصور کیا کر اور لوحِ دل پر اس کا نقش مرتسم کرکے اس کے عشق ومحبت میں مشغول ہو جا۔

۲۱۲۔ اللہ کے تصور میں اس قدر محو ہو جا کہ تیرا ظاہر و باطن ایک ہو جائے اور تجھے ہر جگہ وہی نقش نظر آنے لگے۔

۲۱۳۔ گھٹنوں میں سر دیے کر مراقبہ کر اور دن رات ذاتِ حق پر نظر رکھ۔

۲۱۴۔ جس نے ذاتِ حق کا مشاہدہ اس دُنیا میں کر لیا وہ آخرت میں بھی اُسے دیکھ سکے گا اور جس نے یہاں نہیں دیکھا تو وہاں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ لہٰذا تو اپنے دل کی آنکھیں کھول۔

۲۱۵۔ باہر نہ دیکھ، اندر دیکھ۔ آخر کار تجھے اپنے قلب کے اندر ہی نظر آ جائے گا۔ "بحرِ بیچوں" میں غرق ہو جا تو تو خود بھی بحرِ بیچوں ہو جائے گا۔

۲۱۶۔ جب تک تو اپنے آپ کو فنا نہیں کرے گا، یار کو نہیں پا سکے گا۔ تیری ہستی اور اس کی ہستی یکجا نہیں ہو سکتی۔

۲۱۷۔ مرشد ایسا ہونا چاہیئے جو عالم وفاضل بھی ہو اور تارکُ الدنیا درویش بھی۔ ایسے مرشد کی تلاش کر۔ اس کے عشق کا فیض تیرے لیئے کافی ہوگا۔

۲۱۸۔ ایسا ہی مرشد راہِ حق میں ہر وقت معاون ومددگار ہوتا ہے حتیٰ کہ قیامت میں بھی دستگیری کرتا ہے۔

۲۱۹۔ ایسا کامل واکمل جب کسی پر توجہ کرتا ہے تو اس کا دل ہمیشہ ہمیشہ کیلئے روشن ہو جاتا ہے۔

۲۲۰۔ ایسے کامل واکمل مرشد کا مرید کسی چیز کا محتاج نہیں رہتا کیونکہ وہ واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ یہ فقر کی خصوصیت ہے کہ وہ ہر احتیاج سے بے نیاز بنا کر ذاتِ حق سے واصل کر دیتا ہے۔

۲۲۱۔ یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص یعنی مرشد نے ہم پر توجہ کی تو تھوڑی سی دیر کے لئے دل میں جنبش پیدا ہوئی لیکن اس کے بعد وہ کیفیت باقی نہیں رہی۔

۲۲۲۔ یہ دراصل مکاری اور ریاکاری ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص یعنی مرید توجہ کے بعد ضربیں لگاتا ہے۔

۲۲۳ ضرورتهای پیری بهر پیری ز دل بین خام خیال طفلگی است — شد خبر کاز انبیا ید خبر او پر بار باش

۲۲۴ از توجه پیر اکمل کیمیا بیابد آن بهوش — محو ذاتی در سکوتی تا ابد به قرار باش

۲۲۵ درجه عاشق زیاده از همه درجه بدان — محو ذات الله شو در عاشقان شمار باش

۲۲۶ مشک آن آب دریا پر کرد رخ او بند کن — بار در دریا فکن بکشا همان انجار باش

۲۲۷ مشک این جسمت بود آب است حق ای طالبا — پاره کن این مشک فاکی تا لو ما و الیار باش

۲۲۸ با تصور حق محمد دم زدم خالی مکن — مستغرق شو جان بی جسم خود اختیار باش

۲۲۹ من له المولی چو گشتی فله الکل لقب تو — اذا تم الفقر فهو الله تو جمع دار باش

۲۳۰ وقت آخر با شفیع المذنبین در پیش حق — سرخرو از عمل خود چو گل گلاب انار باش

۲۳۱ کار امرار به صبح میداشتن لاتعقلی است — بین خدا امروز بر فردا نه تکیه دار باش

۲۳۲ جز خدا گفتن مدیدن هم شنیدن بس کنه — دم بدم با شوق تصور را بدل میدار باش

۲۳۳ قلب اسود می شود از قال دیگر جز خدا — بر رضا با صبر خود نیا ای حسن مرد طلد باش

۲۳۴ یک رتی محبت بکوار الفت من دو جهان — در محبت محو شوی کبر من آثار باش

۲۳۵ هر که ساز دو هم تفکر شوم در این انجمان — حق مخالف زان شود توکل بلو ملد باش

۲۳۶ کن سپرده هر همه کار بحق شاغل شده — خوی خویش چون گل شگفتی مثل انبار باش

۲۳۷ هر چه می بینی ذات خدا دان بایقین — خود بدان حق را بدان عاشق بحق دیدار باش

۲۲۳۔ مسلسل ضربیں لگانا ایک بیہودہ سی بات ہے۔ کیونکہ مرشدِ کامل کی توجہ کے بعد مرید کو اصل حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور وہ اس قدر بیخود ہو جاتا ہے کہ پھر اس کو کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہتا۔

۲۲۴۔ اور پھر وہ قوتِ پیر کامل کی توجہ سے کبھی ہوش میں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ محو ذات ہو کر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاتا ہے۔

۲۲۵۔ تمام درجوں سے عاشق کا درجہ بہت بلند ہے۔ تو اللہ کی ذات میں محو ہو کر عشاق کی صف میں شامل ہو جا۔

۲۲۶۔ مشک کو پانی سے بھر کر اس کا منہ بند کر دے اور پھر اسے دریا میں ڈال کر اس کا منہ کھول دے تو پانی، پانی کے ساتھ مل کر تمام پانی ہی پانی نظر آئے گا۔

۲۲۷۔ اے طالب! یہ مشک تیرا جسم ہے اور پانی ذاتِ حق۔ تو اس مشک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو صرف پانی رہ جائے گا۔

۲۲۸۔ ہر سانس حق کے تصور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اور اسمِ گرامی کے ساتھ لے اور ایک سانس بھی اس عمل کے بغیر خالی نہ جانے دے اور اس عمل میں اس قدر محو اور مستغرق ہو جا کہ آخر کار تجھے جسم کی حاجت باقی نہ رہے۔

۲۲۹۔ تو جب "مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی" بنے گا تو تیرا لقب "فَلَہُ الْکُلُّ" ہو گا (جس کا مولیٰ ہے اُسی کا سب کچھ ہے) کیونکہ جہاں فقر تمام ہوتا ہے، وہاں صرف اللہ رہ جاتا ہے۔

۲۳۰۔ تو اپنے اس عمل کی وجہ سے زندگی کے آخری لمحات میں جب حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے حضور میں پیش ہو گا تو سرخرو ہو گا۔

۲۳۱۔ جو لوگ آج کا کام کل پر اٹھا رکھتے ہیں وہ نا سمجھ ہیں۔ ذاتِ حق کا مشاہدہ آج ہی کر کل پر مت رکھ۔

۲۳۱۔ اللہ کے سوائے کسی اور کی بات کرنا یا سننا یا کسی اور کو دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا ہر وقت کمال اشتیاق کے ساتھ اسی کا تصور کرتا رہ۔

۲۳۱۔ قلب، اللہ کے ذکر کے سوائے کسی اور بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اللہ کی رضا جوئی کی خاطر دوسری تمام باتوں سے اس طرح بے خبر بن جا جس طرح مردے بے خبر ہوتے ہیں۔

۲۳۔ اللہ کی محبت کی ایک رتی دونوں جہان کی الفت کے ایک من پر بھاری ہے۔ لہٰذا تو اللہ کی محبت اختیار کر اور اسی میں محو ہو جا۔

۲۲۔ جو بدبخت اس بات کی صحت میں تردد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے گا۔

۲۲۔ تو اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور خود اس کے ذکر میں مشغول ہو جا تو اپنے اندر پھول کی سی خوشبو پیدا کر کاشانہ بن۔

۱۔ تجھے جو کچھ نظر آتا ہے وہ اللہ ہی اللہ ہے تو اپنے آپ کو فراموش کر کے محض ذاتِ حق کا مشاہدہ کرتا رہ۔

۲۳۸ چون خدا آمد تو رفتی زخود گشته خدا — جا بجا موجود دانی بر این اطوار باش

۲۳۹ شاه در جمعیت چه آمد احتیاجی عید رفت — بر تو باشد صد مبارک تا ابد عید یار باش

۲۴۰ کن قبول این راه ملامت شحنهٔ بازار عشق — این ملامت همه زنبیک آئینه بی زنگار باش

۲۴۱ چون به تن باشی ز امر نهی دم غافل مشو — چون زخود رفتی پس آنگه زاین امر ناچار باش

۲۴۲ هست را کم ساز دایم نیاز کن سجده بدل — از نگاه غیر خواهش نفس روزه دار باش

۲۴۳ عام شاغل این نماز اند عاشقان دائم بذاة — باخودی بیخودی دارد فرق بسیار باش

۲۴۴ رتبه این فیض عشق در لحه هزاران یکجد را — می شود حاصل اگر چون هشت روی نگار باش

۲۴۵ این ندانی عاشقان از شرع بیرون میروند — هیچ آنکس نیست ثابت قدم عشق آثار باش

۲۴۶ دع لفعک فی تعال آستین نماز عاشقان — در قیام و قعود علی جنوبهم با یار باش

۲۴۷ گر تو با حق می شوی آن بر تو ساند لطف چند — از بدن نیکو شوی هر جا بخوش انظار باش

۲۴۸ صدف چون شکسته شود زان پیدا شود دُر بی بها — بشکن این صدف جسم و نفخت دم اظهار باش

۲۴۹ این همه طلسم بدانی لا اله الا الله مقیم — ظاهر این گردن نباید اسکت الاسرار باش

۲۵۰ در حضور پیر ما منظور شد جمله کلام — از خدا هشت آفرین شد بر همین اظهار باش

۲۵۱ حمد الله درجهٔ عاشق عطا کرده رسول — گفت جز محبت دگر بر باد زان بیزار باش

۲۵۲ چند اندر کنج وحشتی مرد شو ای آشکار — خویش را بیدن بکش در عالم بیار باش

۲۳۸۔ جب ذاتِ حق جلوہ گر ہوتی ہے تو تو معدوم ہو جاتا ہے اور صرف اللہ باقی رہ جاتا ہے۔ لہٰذا تو اسے ہر جا موجود سمجھ اور یہی عقیدہ رکھ۔

۲۳۹۔ جب بادشاہ تیرے جسم کے اندر داخل ہوگیا تو تجھے عبد بنے رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ تجھے یہ سعادت مبارک ہو۔

۲۴۰۔ بازارِ عشق کے کوتوال کے ہاتھوں ملامت برداشت کر کیونکہ عشق میں ملامت کے دھبے آئینہ کی طرح صاف رہنے سے بہتر ہیں۔

۲۴۱۔ تو جب تک خودی میں ہے اور تیرے ظاہری ہوش و حواس سالم ہیں تب تک احکامِ الٰہی کی پابندی سے ایک گھڑی بھی غفلت نہ کر لیکن جب بیخود ہو جائے تو پھر تجھ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

۲۴۲۔ خودی کو ترک کر اور سجدۂ نیاز دل کے ساتھ کرتا رہ۔ اپنے نفس پر اس قدر ضابط رکھ کہ وہ ایک روزہ دار کی طرح غیر کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھ سکے۔

۲۴۳۔ نماز عام لوگوں کے لئے ہے اور عشاق ذاتِ حق کے مشاہدہ میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ خودی اور بے خودی کا کرشمہ ہے اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

۲۴۴۔ عشق کا فیض، لاکھوں ہزاروں میں صرف ایک یا دو کو حاصل ہوتا ہے۔

۲۴۵۔ تو یہ خیال نہ کر کہ عشاق شریعت کے دائرے سے باہر ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ راہِ عشق میں وہی سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔

۲۴۶۔ "اپنے وجود کو ترک کر کے پیارے حضور میں حاضر ہو جا" یہ عشاق کی نماز ہے۔ وہ اٹھتے، بیٹھتے چلتے پھرتے اور لیٹتے سوتے قیام و قعود میں رہتے ہیں۔

۲۴۷۔ تو اگر اللہ کا ہو جائے گا تو اللہ تجھ پر بے حد الطاف و عنایات کی بارش کر دے گا اور تو بہت سے نیک اور ہر جگہ سرخرو ہوگا۔

۲۴۸۔ سیپی جب ٹوٹتی ہے تو اس میں سے ایک بے بہا موتی نکلتا ہے تو اس جسم کی سیپی کو توڑ کر اس میں سے روح کا موتی نکال۔

۲۴۹۔ اس کائنات کی ہر چیز ایک طلسم ہے اور اصل چیز لا الٰہ الا اللہ ہے لیکن اس راز کو بے نقاب نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۵۰۔ میرے مرشد کے حضور میں میرا تمام کلام مقبول ہو چکا ہے اور بارگاہِ ایزدی سے بھی اسے قبولِ عام کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔

۲۵۱۔ اللہ کا شکر ہے کہ مجھے بارگاہِ رسولِ مقبول سے عاشقی کا منصب عطا ہوا ہے اور مجھ سے فرمایا گیا ہے کہ محبت کے سوائے ہر چیز ہیچ ہے۔

۲۵۲۔ اے اسیرِ بیمار! تو کب تک خلوت میں بیٹھے گا۔ مرد بن، خلوت سے باہر نکل اور دنیا کی سیر کر۔

تصنیفات قاضی علی اکبر درازیؒ

سندھی کتاب:- ۱۔ دولھا درازی ۲۔ داتا درازی ۳۔ درد جو داستان ۴۔ عشقِ حبیب

۵۔ قرت العین رسول ۶۔ بیعت الرضوان ۷۔ سخی سرتاج ۸۔ شہنشاہِ عشق ۹۔ سرتاج الشعراء ۱۰۔ فاتح سندھ

۱۱۔ دیوان غلام اکبر ۱۲۔ دیوان کوجھی ۱۳۔ سوانح حیات کوجھی فقیر ۱۴۔ مثنوی عشق نامہ۔

۱۵۔ مثنوی درد نامہ ۱۶۔ مثنوی گداز نامہ ۱۷۔ مثنوی رہبر نامہ ۱۸۔ مثنوی راز نامہ ۱۹۔ مثنوی

نار نامہ ۲۰۔ دیوان خدائی ۲۱۔ سفرنامہ عراق و ایران ۲۲۔ انتخاب سندھی کلام ۲۳۔ قصو تقدیر و تدبیر

۲۴۔ عشق عجب اسرار ۲۵۔ شاعرِ اعظم ۲۶۔ شاعرِ ہفت زبان فخرِ پاکستان ۲۷۔ مکمل سوانح حیات

سچل سرمست ۲۸۔ سدا حیات شاعر ۲۹۔ اللہ جی دنیا۔ ۳۰۔ فیض فاروقیؓ۔

اُردو کتاب:- ۳۱۔ شاعرِ ہفت زبان ۳۲۔ مختصر سوانح حیات ۳۳۔ عظیم شاعر و مفکر

۳۴۔ مثنوی وحدت نامہ ۳۵۔ مثنوی وصلت نامہ ۳۶۔ غزل بحر طویل ۳۷۔ نکتہ تصوف

۳۸۔ سرتاج الشعراء ۳۹۔ انتخابات اردو کلام سرائیکی:- ۴۰۔ انتخاب سرائیکی کلام

انگریزی کتاب:- ۴۱۔ گریٹیسٹ پوئٹ ۴۲۔ انٹرنیشنل پوئٹ

زیرِ طبع:- ۴۳۔ دولھا درازی جے دربار جا در ۴۴۔ سندھی ترجمہ دیوانِ آشکار

۴۵۔ اُردو ترجمہ دیوانِ آشکار۔